02581

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۸۳۴/

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدم و مکرم حضرت مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مندرجہ مسائل میں حکم شرع بیان فرما کر ماجور ہوں۔

(۱) ایک حاجی ۱۲ ذی الحجہ کو رمی جمرات سے فارغ ہو کر اپنی رہائش گاہ عزیزیہ آگیا اور پھر ۱۳ ذی الحجہ کی رات کو اس نے اپنی رہائش گاہ میں قیام کیا (نہ کہ منیٰ میں) اور اگلے دن ۱۳ کی رمی کرنے کیلئے وہ اپنی رہائش گاہ عزیزیہ سے گیا۔ آیا اس کا یہ عمل شرعاً درست ہے؟ اس عمل کو سنت کہا جا سکتا ہے؟

منشاءِ سوال یہ ہے کہ ۱۳ کی رمی اگر رہائش گاہ سے جا کر کی جائے تب بھی سنت ہے یا پھر منیٰ سے جا کر کرنا سنت ہے؟

(۲) ایک خاتون نے حج کے سفر میں مانع حیض دوا کا استعمال کیا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد حج کے سفر کی تکمیل سے پہلے انہوں نے ایک داغ دیکھا اور داغ دیکھنے کے بعد انہوں نے ایک دن انتظار کیا۔ انتظار کے بعد مزید خون نہیں آیا۔ تو انہوں نے طواف زیارت کر لیا۔ ان خاتون کی عام عادت چھ سے سات دن کی ہے۔ اور پاکستان واپس آگئی۔ آیا ان کا طواف درست ہوا؟ کوئی جنایت وغیرہ تو ان پر لازم نہیں ہوئی؟

وضاحت بذریعہ ٹیلیفون:

خاتون نے جب ماہواری کے ایام قریب آئے تو اس دوائی کا استعمال کیا، اس سے پہلے پاکی عادت کے مطابق رہی۔ نیز داغ دیکھنے کے دو دن بعد دوائی چھوڑ دی، پھر دو تین (دن) بعد ماہواری آگئی۔

عمران داؤد۔ ناظم آباد 3-D
0321-2426980 (7/18-A)
0313-2019675

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾---ایامِ رمی کی راتیں منیٰ میں گزارنا حضراتِ فقہاءِ احنافؒ کے نزدیک سنت ہے، لہٰذا اگر مذکورہ حاجی کا ۱۳/ذوالحجہ کی رمی کا ارادہ تھا تو اسے رات منیٰ میں گزارنی چاہئے تھی، منیٰ میں رات نہ گزارنے کی وجہ سے ترکِ سنت لازم آیا، لیکن کوئی دَم لازم نہیں ہوا اور اس کی رمی ادا ہو گئی۔

مناسك ملا علي القاري - (ص: ۲۴۳)

(وإذا رمي وأراد أن ينفر في هذا اليوم من مني إلي مكة جاز بلا كراهة) . . . (وسقط عنه رمي اليوم الرابع) أي فلا إثم عليه ولا جزاء لديه، (والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع) أي لفعله ﷺ، ولقوله تبارك وتعالي: ومن تأخر فلا إثم عليه لمن اتقي. . . .(وإن لم يقم) أي لم يرد الإقامة (نفر قبل غروب الشمس) أي من يومه، (فإن لم ينفر حتي غربت الشمس يكره له) أي الخروج في تلك الليلة عندنا، ولا يجوز عند الشافعي، (أن ينفر حتي يرمي في اليوم الرابع، ولو نفر من الليل قبل طلوع الفجر من اليوم الرابع لا شيء عليه) أي من الجزاء، وإنما يكره له كما سبق (وقد أساء) أي لتركه السنة، ولا يلزمه رمي اليوم الرابع في ظاهر الرواية.

بدائع الصنائع - (۲ / ۱۵۹)

ويكره أن يبيت في غير منى في أيام منى فإن فعل لا شيء عليه ويكون مسيئا لأن البيتوتة بها ليست بواجبة بل هي سنة.

﴿۲﴾---حیض شروع ہونے کے بعد ایامِ حیض میں خون کا مسلسل جاری رہنا ضروری نہیں، بلکہ ایامِ حیض کے شروع میں اگر خون آکر بند ہو جائے اور پھر کچھ وقفے سے (بشرطیکہ یہ وقفہ پندرہ دن سے کم ہو) دوبارہ خون آجائے اور یہ کامل زمانہ یعنی خون اور پاکی کا ملا کر تین دن یا اس سے زیادہ بنتے ہوں، اور دس دن سے آگے نہ بڑھے تو یہ کل زمانہ حیض کا شمار کیا جائیگا، اور اگر یہ کل زمانہ دس دن سے زیادہ کا ہو تو عورت کی سابقہ عادت کے مطابق ایامِ حیض شمار ہونگے اور باقی دن استحاضہ کے ہونگے۔

صورتِ مسئولہ میں داغ دیکھنے کے کُل چار یا پانچ دن بعد خاتون کو ماہواری آگئی تو دونوں خون کے درمیان گذرنے والے (ظاہری طور پر پاکی کے) چار/پانچ دن بھی حیض کے شمار ہونگے، اس لئے اس صورت میں طوافِ زیارت حیض کی حالت میں ادا ہوا، اور ناپاکی کی حالت میں طوافِ زیارت ادا کرنا اگرچہ جائز نہیں، لیکن جب مذکورہ خاتون نے حالتِ حیض میں طوافِ زیارت کر لیا تو طوافِ زیارت ادا ہو گیا، البتہ ماہواری کی حالت میں طواف کرنے کا گناہ ہوا، جس سے سچی توبہ کرے، نیز حالتِ حیض میں طواف کرنے کی وجہ سے

(جاری ہے---)

Scanned by CamScanner

بدنہ یعنی ایک اونٹ یا ایک گائے حدودِ حرم میں قربان کرنا لازم ہے۔ البتہ مذکورہ خاتون (جو حالتِ حیض میں طوافِ زیارت کرکے پاکستان واپس آگئی ہے) اگر دوبارہ کبھی عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جائے اور طوافِ عمرہ کے بعد پاکی کی حالت میں طوافِ زیارت کا اعادہ کرلے تو بدنہ ساقط ہو جائے گا، تاہم ایامِ نحر کے بعد اعادہ کرنے کی وجہ سے ایک دَم لازم ہوگا۔

الفتاوى الهندية (۱/۳۷)

وروى أبو يوسف عن أبي حنيفة أن الطهر المتخلل بين الدمين إذا كان أقل من خمسة عشر يوما لم يفصل وكثير من المتأخرين أفتوا بهذه الرواية؛ لأنها أسهل على المفتي والمستفتي. كذا في التبيين وهكذا في الزاهدي والأخذ بهذا أيسر كذا في الهداية وعليه استقر رأي الصدر الشهيد حسام الدين وبه يفتى. كذا في المحيط. فإن لم يجاوز العشرة فالطهر والدم كلاهما حيض سواء كانت مبتدأة أو معتادة وإن جاوز العشرة ففي المبتدأة حيضها عشرة أيام وفي المعتادة معروفتها في الحيض حيض والطهر طهر. هكذا في السراج الوهاج. ..

غنية الناسك – (ص:۲۷۲)

ولو طاف للزيارة جنبا أو حائضا أو نفساء كله أو أكثره وهو أربعة أشواط، فعليه بدنة، ويقع معتدا به في حق التحلل، ويصير عاصيا، ويعيده طاهراً حتما، فإن أعاده سقطت عنه البدنة، ولو رجع إلى أهله وجب عليه العود لإعادته، ثم إن جاوز الوقت يعود بإحرام جديد، وإن لم يجاوزه عاد بذلك الإحرام، فإذا عاد بإحرام جديد بأن أحرم بعمرة، بدأ بالطواف للعمرة، ثم يطوف للزيارة، ولو لم يعد وبعث بدنة أجزأه، ثم إن أعاده في أيام النحر فلا شيء عليه، وإن أعاده بعدها سقطت عنه البدنة، ولزمه شاة للتاخير.

مناسك ملا علي القاري – (ص: ۳۴۵)

(ولو لم يعد وبعث بدنة أجزأه) لكن الأفضل هو العود علي ما في الهداية والكافي وفي البدائع إلا أنه العزيمة، وفي المحيط: بعث الدم أفضل، لأن الطواف وقع معتدا به، وفيه نفع للفقراء.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

محمد حذیفہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۱/صفر المظفر-۱۴۳۸ھ

۱۲/نومبر-۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۳/صفر المظفر/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۱۳/۲/۳۸ھ

دار الافتاء

مُفتی

0C20

Scanned by CamScanner